بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ ——— رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳۸

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ☆ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم ——— شنبہ

جلد ۳۱	۱۳ ماہ نبوت ۱۳۲۲ ہش	۱۵ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ	۱۳ نومبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کچھ حرارت ہوگئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو گردن میں درد کی شکایت ہے۔ بخار بھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ سندھ تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو قائمقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ——— مولوی عبدالرحیم صاحب نیر گیانی عباد اللہ صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اصلاح فرمائی

اُس کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا فرض

حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۲۹ اکتوبر کو جو خطبہ جمعہ پڑھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین کی علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے پاؤں میں سخت درد ہے۔ اس واسطے آپ تشریف نہیں لاسکے۔ ڈلہوزی سے آنے کے بعد آپکی صحت اچھی نہیں رہی۔ احباب کا فرض ہے۔ کہ حضور کی صحت کے لئے اور عمر کی درازی کے لئے دعا کریں۔ کیونکہ آپ کی بیماری کی وجہ سے ہم بہت سی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہماری سب سے پہلی دعا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے ہونی چاہیئے (دوسرے بیماروں کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے۔)

دو قسم کی اصلاح

اللہ تعالےٰ کے انبیاء علیہم جب دنیا میں آتے ہیں۔ تو وہ دو قسم کی اصلاح کیلئے آتے ہیں ایک تو عقائد کی۔ لوگوں میں جو غلط عقائد دینی امور کے متعلق پیدا ہو جاتے ہیں۔ انکی اصلاح کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی انسان کے اعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دوسری اصلاح لوگوں کے رُوح اور ان کے اعمال کی ہوتی ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تو دنیا شرک سے بھری ہوئی تھی۔ اس وقت آپ نے توحید کا کلمہ سکھایا اور اس کی تعلیم دی اور دراصل یہی اسلامی تعلیم کا خلاصہ ہے۔

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تب بھی دنیا میں شرک تھا۔ دنیا عیسیٰ پرستی میں مشغول تھی۔ اور کہتی تھی۔ کہ حضرت مسیحؑ خدا و خدا کے بیٹے ہیں۔ جو ہماری نجات کے لئے صلیب پر چڑھے اور ہماری نجات کے لئے نعوذ باللہ ملعون ہوئے مسلمان گو اس میں متفق نہیں تھے۔ لیکن وہ حضرت مسیح کے متعلق ایسے اعتقادات رکھتے تھے۔ جن سے مسیحیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تائید ہوتی تھی۔ مثلاً وہ یہ اعتقاد رکھتے تھے۔ کہ سب انبیاء جو دنیا میں مبعوث ہوئے۔ فوت ہوگئے ہیں۔ حتےٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وفات پا گئے ہیں۔ لیکن صرف حضرت مسیحؑ ہیں۔ جو اس وقت تک زندہ موجود ہیں۔ اور جس طرح وہ پہلے تھے۔ اب بھی ویسے ہی ہیں۔ زمانہ کے گذرنے کی وجہ سے اُن پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور اس طرح خدا تعالےٰ کی اس سنت کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ کیونکہ وہ کہتے تھے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک اسی حالت میں ہیں۔ جس طرح وہ آسمان پر اٹھائے جانے کے وقت تھے۔ اسی طرح مسلمان اور بھی کئی اعتقادات رکھتے تھے۔ جو عیسائیوں کی تائید کرتے تھے اور انکو قوت دیتے تھے۔

کسر صلیب

ایسے وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ آنے والا مسیح صلیب کو توڑے گا۔ اور جو عیسائیت کی بنیاد ہے۔ اس کو پاش پاش کرے گا۔ لیکن مسلمانوں کا اعتقاد تھا۔ کہ وہ آنے والا مسیح خود عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ اور وہی دوبارہ آئیں گے۔ آپ نے اس غلطی کی اصلاح فرمائی۔ اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف نہیں لائیں گے۔ اور نہ وہ زندہ ہیں۔ میں ہی وہ مسیح ہوں جس کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ پس آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر کہا کہ وہ آنے والا میں ہوں۔ اور آپ نے صرف دعویٰ ہی نہیں کیا۔ بلکہ دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ اسکو ثابت بھی کردیا۔

وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ

پھر مسلمانوں کے دوسرے غلط عقائد کی بھی آپ نے اصلاح فرمائی۔ آپ نے حضرت عیسیٰؑ کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ فوت ہوگئے ہیں۔ اور اس پر آپ نے بیشمار دلائل دئے۔ خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں آپکی تائید کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب بڑے بڑے مخالف مولوی بھی دل میں حضرت مسیحؑ کی وفات کے قائل ہوگئے ہیں۔ اور اس مضمون پر تبادلہ خیالات کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ آپکی تعلیم کا نتیجہ ہے پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت بڑی فتح ہے۔

خاتم النبیین کے متعلق صحیح عقیدہ

ایک اور بڑی غلطی تھی جو لوگوں میں پھیلی ہوئی تھی۔ اسکی بھی آپ نے اصلاح فرمائی۔ اور وہ یہ کہ مسلمان ایک طرف تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی سُنّت کے خلاف آسمان پر بٹھا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو کم کرتے۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے متعلق ایسا غلط خیال ان کے دل میں راسخ تھا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کم ہوتی تھی۔ اس سے وہ بیخبر تھے۔ وہ صرف یہ کہتے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ یہ ایک امتیازی شان ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپکو دی۔ اور جو کسی دوسرے نبی کو نہیں دی گئی۔ انہوں نے خاتم کی صفت کو نہ سمجھا بلکہ انہوں نے ختم کے لفظ سے یہ سمجھا۔ کہ نبوت کا سلسلہ بند ہوگیا ہے اور یہ خیال کر لیا۔ کہ اللہ تعالیٰ جو نبوت کا انعام گذشتہ اُمتوں کے بعض افراد کو دیتا تھا۔ اب اُمت محمدیہ اس انعام سے محروم ہوگئی ہے۔ یہ تھا انکا عقیدہ۔ لیکن اگر یہ معنے کئے جائیں تو اسمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسر شان ہے۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ لوگ طعنہ دیتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کی تردید کی اور کہا کہ اس کی جسمانی اولاد نہیں۔ مگر روحانی اولاد ہوگی۔ آپ نبیوں کی مہر ہیں یعنی آئندہ وہی نبی سچا سمجھا جائے گا۔ جس کی نبوت پر آپ کی مہر ہوگی۔ جو آپ کے غلاموں میں سے ہوگا۔ اور آپکی طفیل اس انعام کو حاصل کریگا۔ کوئی غیر شخص اس انعام کو حاصل نہیں کریگا۔ صرف آپکے روحانی فرزند اس انعام کو پائینگے۔ پس دشمن کا اعتراض کہ آپ ابتر ہیں۔ جھوٹا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو روحانی فرزند عطا فرمائے ہیں اور آپ نبیوں کے روحانی باپ ہیں۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

لیکن خاتم النبیین کے لفظ کے عام مسلمان یہ معنے کرتے تھے۔ کہ آپ کے ساتھ اب نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے تو لوگ نبوت کا انعام پاتے تھے۔ لیکن آپ کے آنے کی وجہ سے آپ کی امت کے لوگ اس فیض سے محروم ہو گئے ہیں۔ گویا نہ صرف جسمانی طور پر آپ کی اولاد بند ہو گئی۔ بلکہ روحانی اولاد کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ اور ایسے اعتقاد سے مخالفین اسلام کی تائید ہوتی تھی۔

خاتم النبیین کے صحیح معنے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آکر اس خطرناک اعتقاد کی اصلاح کی۔ اور کہا کہ خاتم النبیین کے اصل معنی یہ ہیں کہ آپ نبیوں کی مُہر ہیں اب کوئی نبی نہیں آسکتا بغیر آپ کی مُہر کے اور بغیر آپ کی غلامی کے جو نبی بھی آئے گا۔ آپ کے فیض سے مستفیض ہو کر آئے گا۔ اور آپ کے واسطہ سے آئیگا۔

خدا تعالےٰ کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہنا مخالفوں کے اعتراض کا جواب تھا۔ جو انہوں نے آپ کی جسمانی اولاد نہ ہونے پر کیا تھا۔ فرمایا خدا آپ کے روحانی بیٹے پیدا کرے گا۔ اور بیٹے بھی وُہ جو سب سے بڑی روحانی نعمت یعنی نبوت کے حاصل کرنے والے ہونگے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر یہ بات روشن کی۔ کہ یہ ماننا کہ آپ کے بعد یہ فیض بند ہو گیا۔ اس سے آپ کی شان بڑھتی نہیں۔ بلکہ گھٹتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ شان دی ہے۔ کہ پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ کہ ہر ایک نبی اس کے غلاموں میں سے ہی پیدا ہو۔ اور اسی کے فیض سے نبوت حاصل کرے۔ باہر سے کوئی نبی نہ آسکے۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے آپکو یہ شان دی ہے۔ کہ اب کوئی نبی ایسا نہیں آسکتا۔ جو آپ کے غلاموں میں سے نہ ہو۔ اور جس نے آپ کے فیض کے بغیر نبوت حاصل کی ہو۔ پہلے ایسا ہوتا تھا۔ کہ ایک نبی ایران میں پیدا ہوتا تھا۔ اور ایک ہندوستان میں۔ ایک چین میں اور ایک مصر اور شام میں۔ اور یہ نبی ایک دوسرے کے متبع نہیں ہوتے۔ اور نہ ایک کو دوسرے کے اتباع سے اور دوسرے کی فیض رسانی سے نبوت حاصل ہوتی تھی۔ بلکہ ہر ایک ان میں سے مستقل نبی ہوتا۔ لیکن اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ اب نبوت کے لئے آپکی اتباع کی شرط ہے۔ اور وہی نبوت سچی ہے۔ جو آپ کے فیض سے حاصل ہو۔ یہ ایک خاص شان اور خاص امتیاز اور خاص اعزاز ہے۔ جو آپ کو دیا گیا۔ پہلے کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔ پہلے بہت سی کھڑکیاں کھلی تھیں جن سے نبوت مل سکتی تھی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت حاصل کرنے کے لئے صرف ایک کھڑکی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کھڑکی ہے۔ اب اسی راستہ سے نبوت مل سکتی ہے۔ سب سے بڑا انعام جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ یعنی نبوت کا انعام وہ صرف اسی کھڑکی سے مل سکتا ہے۔ صرف آپ کی اتباع اور آپ کی پیروی سے ہی نبوت مل سکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ نبوت جو سب سے اعلےٰ درجہ کا روحانی انعام ہے۔ وہ اسی کو مل سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں فنا ہو جائے۔

پس آپ نے خاتم النبیین کی آیت سے روحانی بیٹے مراد لئے اور روحانی بیٹے بھی وہ جو سب سے بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی نبی اور اسکی تشریح فرمائی۔ اور کہا کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض اور روحانیت سے ہی یہ درجہ مل سکتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ سب سے اعلےٰ درجہ کا روحانی انعام یعنی نبوت کا انعام بند نہیں۔ اور امت محمدیہ اس سے محروم نہیں۔ لیکن یہ انعام مل اسی کو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل طور پر پیرو ہو۔ اور کامل طور پر آپ کا متبع ہو۔

روحانی انعامات

خدا تعالےٰ نے ان انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً (سورۃ نساء ع ۹) یہاں الرسول کا ذکر ہے۔ لیکن ایک اور آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم (حدید ع ۲) یہاں عام رسولوں کا ذکر ہے۔ اور یہاں بڑے سے بڑا انعام جو بیان کیا گیا ہے وہ صدیق اور شہید کا درجہ ہے۔ لیکن سورۃ نساء کی آیت میں الرسول فرمایا یعنی اس خاص رسول یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جو پیروی کرتے ہیں اسکو کیا ملتا ہے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جن پر خدا تعالےٰ نے انعام کئے۔ اور منعم علیہ میں نبی شہید صدیق صالح شامل ہیں۔ پس اس آیت کریمہ میں سے نبی کو نکال دینا اور دوسرے درجوں کو شامل رکھنا درست نہیں۔ جو لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ آپکی محبت میں محو ہو جاتے ہیں انکے متعلق اللہ تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ ہم منعم علیہ گروہ میں شامل کر دیتے ہیں۔

منعم علیہ گروہ

کہا جا سکتا ہے کہ وہ گروہ کونسا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسکی تشریح خود ہی کر دی ہے۔ فرمایا وہ نبی بنتا ہے شہید بنتا ہے۔ صدیق کا درجہ اسکو ملتا ہے صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اس طرح خدا تعالےٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے۔ لیکن یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہتک ہے کہ کوئی ایسا نبی آئے۔ جو آپ کی پیروی سے اور آپ کے فیض سے اور آپکے طفیل نبوت کا انعام حاصل کرے۔ عجیب ہے یہ سمجھ کہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ کہ آپ کی اتباع کا یہ ثمرہ ہے۔ کہ جو شخص کامل طور پر آپ کی اطاعت کرتا ہے وہ نبوت کا انعام پاتا ہے۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ ایسا کہنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ اللہ تعالےٰ تو اس شان کا خود قرآن کریم میں ذکر کرتا ہے۔ اور دوسری طرف دعا سکھاتا ہے۔ کہ تم منعم علیہم کے درجات اللہ تعالےٰ سے مانگو۔ چنانچہ انعمت علیہم والی دعا سکھائی۔ اور اسکی تشریح مولویوں پر نہیں چھوڑی۔ بلکہ خود ہی کر دی۔ [illegible] انعام کا ذکر کرتے ہوئے خود بیان فرمایا کہ وہ منعم علیہ گروہ کونسا ہے۔ چونکہ قرآن کریم کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تفسیر کرتا ہے۔ اس لئے منعم علیہ کی دوسری جگہ تشریح کر دی۔ کہ اس سے مراد نبیوں صدیقوں شہداء اور صالحین کا گروہ ہے۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذ قال موسیٰ لقومہ یاقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکاً واٰتٰکم مالم یؤت احداً من العالمین (مائدہ ع ۴) یعنی اس وقت کو یاد کرو جب حضرت موسےٰ نے اپنی قوم کو کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے انعام کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا۔ کہ تم میں نبی پیدا کئے اور تم کو بادشاہ بنایا۔ اور تم کو وہ کچھ دیا کہ تمہارے ہم عصروں میں سے کسی کو نہیں دیا۔ اس آیت میں حضرت موسےٰ نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ کہ تم پر اللہ تعالےٰ نے بڑے انعام کئے۔ اور پہلا انعام یہ بیان کیا۔ کہ تم میں نبی مبعوث کئے۔ اور دوسرا انعام یہ کہ تم کو بادشاہت دی۔ حضرت موسیٰ نے تو اپنی قوم کو کہا۔ کہ تم کو فخر کرنا چاہیئے۔ کہ تم پر اللہ تعالےٰ نے خاص انعام کئے۔ اور سب سے بڑا انعام یہ کہ تم میں نبی پیدا کئے۔ اور دوسرے نمبر پر یہ انعام کہ تم کو بادشاہت دی۔ مگر افسوس کہ غیر احمدی علماء کے عقیدہ کے رُو سے (اور اس سے زیادہ افسوس کہ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائیوں کے بیان کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو مخاطب کر کے ایسا نہیں کہہ سکتے۔ وہ دوسرے درجہ کا انعام تو یاد دلا سکتے ہیں مگر اول درجہ کا انعام انکے سامنے پیش نہیں کر سکتے۔

پس غیر احمدیوں اور غیر مبایعین کے بیان کے مطابق تو اس امر میں بنی اسرائیل امت محمدیہ پر سبقت لے گئے کیونکہ ایک ایسی فضیلت حاصل ہوئی۔ جو امت محمدیہ کو حاصل نہیں۔ اور وہ بھی وہ فضیلت جو سب سے اعلیٰ و اکمل فضیلت ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کے متعلق قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تم تمام امتوں میں سے بہترین امت ہو۔ جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی۔ گویا بنی اسرائیل کو ایک فخر حاصل ہے۔ جو امت محمدیہ کو نہیں۔ اور حضرت موسےٰ کو ایک فخر حاصل ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں۔ پس انصاف پسند لوگ بتائیں۔ کہ کس عقیدہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسر شان ہے۔ اس میں کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان دی ہے۔ کہ آپکے فیض اور آپکی اتباع سے آپکی امت کے افراد کو نبوت کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے یا یہ کہ آپ کے بعد ان روحانی انعامات کا دروازہ امت محمدیہ کے لئے مسدود ہے۔ اور کوئی شخص بھی اس انعام کو حاصل نہیں کر سکتا۔

قابل افسوس امر

پھر دیکھیے اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں تورات کی شان بیان فرمائی ہے کہ یحکم بھا النبیون لیکن مولویوں کے عقیدہ کے رو سے قرآن کریم کو یہ شان حاصل نہیں۔ تورات کو تو یہ شرف حاصل ہے۔ کہ اس سے بعد کے نبی فیصلے کرتے رہے اور خدا تعالےٰ تورات کی اس شان کا قرآن شریف میں ذکر کرتا ہے لیکن قرآن شریف کو یہ شرف حاصل نہیں! افسوس ان لوگوں کے عقائد پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ کے لئے اعلیٰ روحانی کمالات کا دروازہ ہمیشہ کے لئے مسدود کر کے حضرت موسےٰ کی امت کو امت محمدیہ اور حضرت موسےٰ کی کتاب کو قرآن شریف پر فضیلت دے رہے ہیں۔

زندہ نبی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے انبیاء کے فیوض ایک مدت تک جاری رہ کر پھر ختم ہو گئے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیض اب تک جاری ہے۔ اور آج آپ ہی ایک ایسے نبی ہیں۔ جو زندہ ہیں۔ قرآن ہی ایک کتاب ہے جو زندہ کتاب ہے۔ اور آج اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ باقی سب مذہب اور سب کتابیں اب مردہ ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زندہ رسول ہونے کا آپ نے صرف دعوےٰ ہی نہیں کیا بلکہ اپنے وجود کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے ثبوت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میرا وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک زندہ معجزہ ہے۔ اور آپ اسلام کا ایک زندہ نشان ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اتباع سے بڑے بڑے روحانی انعام اور روحانی مدارج حاصل ہوسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ سب سے بڑا روحانی انعام جو نبوت کے نام سے موسوم ہے۔ وہ آپ کی کامل اتباع اور کامل محبت اور کامل طور پر فنافی الرسول ہونے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اور آپ نے اعلان فرمایا کہ اس بات کے اظہار کے لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت اور کامل اتباع سے نبوت کا انعام بھی مل سکتا ہے۔ اللہ تعالے نے مجھے بطور گواہ کے کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالے نے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت ڈالدی۔ اور میرے رگ وریشہ کو آپ کے عشق سے معمور کردیا۔ اور آپ کے فیض کے نتیجہ میں مجھے نبوت کا مقام عطا فرمایا۔ اور میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان ظاہر کئے۔ اور اس کثرت سے غیب کے امور مجھ پر ظاہر کئے کہ گویا غیب کا دروازہ ہی مجھ پر کھول دیا اور اس قدر نشان دیئے۔ کہ اگر ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ اور خدا تعالے نے ایسا اس لئے کیا۔ کہ دنیا پر ظاہر ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی شان کیا ہے اور دنیا کو معلوم ہو۔ کہ آپ کا فیض اس وقت بھی جاری ہے۔ اور آپ کے فیض روحانی سے اعلے سے اعلیٰ روحانی انعام یہانتک کہ نبوت کا انعام بھی آپ کے کامل متبعین کو حاصل ہوسکتا ہے غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بہت بھاری اصلاح جو اس زمانہ میں کی وہ یہ تھی۔ کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مقام اور حقیقی شان جس سے دنیا بے خبر تھی اہل دنیا پر ظاہر کی۔

ہمارا فرض

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس صداقت کی جہاں تک ہم سے ہوسکے اشاعت کریں۔ اور لوگوں کو بتائیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ایسی ارفع ہے۔ کہ آپ کے فیض سے تمام روحانی مقام یہاں تک کہ نبوت کا مقام بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیش کریں۔ کہ آپ کا وجود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے اعلے سے اعلے روحانی مقامات یہاں تک کہ نبوت کا مقام بھی آپ کے کامل متبعین کو مل سکتا ہے۔ آپ نے اپنے نشانات کو اپنے ذاتی نشانات قرار نہیں دیا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نشانات قرار دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میں نے پایا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل حاصل کیا۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پس آپ کی نبوت کا اعلان کرنا آپ کی بڑائی کے لئے نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑائی کے لئے اور قرآن شریف کی بڑائی کے لئے اور اسلام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا ذکر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اس کو چھپانا چاہیئے۔ اس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو دنیا پر ظاہر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اسکو چھپانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی شان دنیا میں ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو۔ کہ آپ زندہ نبی ہیں۔ اور آپ کے فیض سے اعلے سے اعلیٰ روحانی مدارج جو کبھی دنیا کے لوگوں کو ملے حاصل ہوسکتے ہیں۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا اعلان کریں۔ آپ کی نبوت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور یہ خدا تعالے کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کی ایک گواہی ہے۔ پس اسکو چھپانا خدا تعالے کی شہادت کو چھپانا ہے۔ جو اس زمانہ میں اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو دنیا پر ظاہر کر دی۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین (مرتبہ نذیر احمد مولوی فاضل)

اسلام ان ممالک میں جہاں دن اور راتیں بہت لمبی ہوتی ہیں

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(۱)

سوال

چند روز ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک نشان کے متعلق ایک عزیز کا خط آیا تھا۔ اس حصہ کا جواب ایک حد تک میں لکھ چکا ہوں۔ اسی خط کا دوسرا حصہ یہ ہے: "غیر مسلموں کا اعتراض ہے۔ کہ چونکہ نمازوں کا تعلق سورج سے ہے۔ اور زمین کے اس حصہ پر جہاں چھ ماہ مسلسل دن اور رات رہتے ہیں۔ اس نماز کو سورج کے اوقات کے مطابق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اس سے ثابت ہوا۔ کہ اسلام عالمگیر مذہب نہیں ہے۔"

جواب

جواباً عرض ہے۔ کہ اگر عالمگیر مذہب ہونے کے یہ معنے ہیں۔ کہ تمام دنیا مسلمان ہوجائیگی تو یہ بات تو بالبداہت غلط ہے۔ اور نہ اسلام نے کبھی ایسا دعوےٰ کیا۔ بلکہ برخلاف اس کے یہ کہا ہے۔ کہ دیگر مذاہب بھی قیامت تک دنیا میں قائم رہیں گے۔ بلکہ قیامت سے پہلے تو دنیا میں کفار ہی کفار ہوں گے ہاں اگر عالمگیر کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہر ملک اور قوم کا انسان اسے قبول کرسکتا ہے۔ اور یہ دین ایک آسان دین ہے۔ اور ہر تنگی کا جو ملک موسم بیماری سفر اور پیداوار وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کا اسلام میں علاج موجود ہے۔ تو ان معنوں میں واقعی یہ عالمگیر مذہب ہے۔

ہر تنگی کا علاج

اگر قطب شمالی پر ایک مسلمان پہونچ جائے گا۔ تو اس کا دین اسے کوئی تکلیف نہیں دے گا۔ اور جو جو سہولتیں اسے درکار ہوں گی۔ انہیں مہیا کردے گا۔ اور اگر صحرائے افریقہ میں کوئی مسلمان چلا جائے گا۔ تو وہاں بھی اس کے لئے جو جو سہولتیں ضروری ہیں۔ اسلام سب کو مہیا کرے گا۔ اور کبھی اس کو یہ شکایت پیدا نہ ہوگی۔ کہ افسوس مسلمان ہونے کی وجہ سے مجھے یہ مالا یطاق تکلیف محسوس ہوئی۔ پانی نہ ملے گا۔ یا سخت سرد پانی کی وجہ سے بیماری کا خطرہ ہوگا تو تیمم کریگا قبلہ کا رُخ معلوم نہ ہوگا۔ تو اندازہ کرکے نماز پڑھ لے گا۔ ضرورت کے وقت نماز جمع کرے گا۔ سفر اور مرض میں روزہ چھوڑ دے گا۔ مسافر ہوگا۔ تو نمازیں قصر کریگا۔ ضرورت حقہ پر چار بیبیاں تک کرے گا۔ بھوکا مرنے لگے گا۔ تو سؤر تک قرآنی اجازت کے مطابق کھالے گا۔ اور اپنی جان بچانے کے لئے سیلف ڈیفنس میں حملہ آور کو قتل بھی کردے گا۔ نیز ضروری علاج کے طور پر شراب بھی استعمال کرلے گا۔ غرض ما جعل علیکم فی الدین من حرج کے مطابق اس کے لئے ایسے راستے کشادہ ہیں۔ کہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہی ایک مذہب دراصل عالمگیر مذہب ہے۔ اسی طرح یہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ کہ آئس لینڈ اور گرین لینڈ کے باشندے اگر مسلمان ہوجائیں تو ان کے لئے بھی اسلام نے سہولت کے ایسے ہی راستے کھول رکھے ہیں جیسے دنیا کے دیگر ہر حصہ اور ہر خطہ کے باشندوں کے لئے

لمبے دن اور لمبی راتیں

واضح ہو۔ کہ برف اور سردی کی شدت کی وجہ سے انسانی آبادی گرین لینڈ وغیرہ میں بہت کم ہے۔ اور یہ لوگ غیر مہذب اور وحشی ہیں اور لاکھوں مربع میل زمین پر بمشکل چند ہزار نفوس کی آبادی ہے۔ اور بس۔ گویا نہ ہونے کے برابر ہے وہ دنیا کا ایک غیر آباد حصہ سمجھنا چاہیئے۔ ہاں البتہ ناروے سویڈن اور فن لینڈ کے شمال میں کچھ حصہ ملک کا ایسا ہے۔ جہاں کانیں یا لکڑیوں کے جنگل ہونے کی وجہ سے کچھ بستیاں اور کارخانے موجود ہیں۔ اور یورپ کے لوگ وہاں کاروبار کے لئے جاتے۔ اور رہائش اختیار کرتے ہیں۔ مگر یہ سب آبادیاں ایسی جگہ واقع ہیں۔ جہاں زیادہ سے زیادہ دو دو ڈھائی ماہ کا دن اور دو ڈھائی ماہ کی رات ہوتی ہے اس سے زیادہ شمال میں انسان نہیں رہ سکتا۔ ۶ ماہ کا دن اور ۶ ماہ کی رات صرف قطب شمالی اور قطب جنوبی کے ایک نہایت محدود علاقہ میں ہوتی ہے جہاں ریچھ تو ملتا ہے مگر انسان نہیں پایا جاتا سوائے کسی سائنسدانوں کی مہم کے جو وہاں عارضی طور پر گئی ہو

امیدواران امتحان دعوۃ الامیر ۳ کی فہرستیں جلد بھجوادیں۔

جلد ۳۱ نمبر ۲۶۷

قطب سے ورے جتنے علاقے ہیں۔ ان میں پھر دن اور رات چھوٹے ہوتے جاتے ہیں۔ یعنی مثلاً ۵-۵ مہینے کے۔ پھر اور ورے آکر ۴-۴ ماہ کے پھر ۳-۳ ماہ کے پھر ۲-۲ ماہ۔ اور یہاں سے پھر ایسا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ جہاں کہیں کہیں آبادیاں اور کارخانے پائے جاتے ہیں۔ آخر خطِ استوا کی طرف آتے آتے دن اور راتیں چھوٹی ہوتے ہوتے اُسی انداز پر آجاتی ہیں۔ جیسے ہمارے ملک میں ہیں۔ مگر باوجود لمبے دنوں اور لمبی راتوں کے ان ممالک میں جا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا۔ وہاں بھی دن کے وقت خواہ دو مہینہ برابر سورج نکلا رہے۔ مگر وہ سورج آسمان پر گول گول دائروں کے چکر کی چال چلتا رہے گا جس میں ہر دائرہ میں سورج کا سفر ہمارے ملک کے ایک دن رات کے برابر ہوگا۔ یعنی گو سورج وہاں ہمارے ساٹھ دن کے برابر نکلا رہے۔ مگر ساٹھ دفعہ وہ آسمان پر چوبیس گھنٹہ میں ایک دائرہ (سرکل) بھی بناتا جائے گا۔ جس سے لوگوں کو یہ اندازہ ہو جائے گا۔ کہ مثلاً مکہ معظمہ میں (جو خطِ استوا کے نزدیک ہے) اس وقت فجر کا وقت ہے۔ اور اس وقت دوپہر کا ہے اور اس وقت شام کا وقت ہے۔ اور اب آدھی رات کا۔

دن رات کا اندازہ

سو یہ تو قدرت کا اندازہ ہؤا۔ مگر ہم کو آج کل اس کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جہاں کارخانے۔ کانیں اور فیکٹریاں ہیں وہاں تو جب دو مہینے رات ہوتی ہے۔ تو وہ رات وہ علاقہ بجلی سے روشن رہتا ہے۔ بازار وں اور کارخانوں میں باقاعدہ کام ہوتا رہتا ہے۔ لوگ کھاتے بھی ہیں، سوتے بھی ہیں، رفع حاجت بھی کرتے ہیں۔ ۸ گھنٹہ کام کرکے باقی ۱۶ گھنٹے کارخانے سے تعطیل بھی مناتے ہیں۔ اور یہ سب چوبیس گھنٹہ کے حساب پر ہوتا ہے نہ کہ دو ماہ والے دن کے حساب پر۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ جب اس علاقہ میں دو ماہ کی رات ہو۔ تو وہاں کے لوگ دو مہینے سوتے رہیں۔ اور جب دو ماہ کا دن ہو۔ تو دو ماہ برابر جاگتے رہیں اور دو مہینے والے دن میں ایک دفعہ قضائے حاجت کریں۔ اور صرف دو دفعہ کھانا کھائیں اور اُس علاقہ میں نوے سال بچہ ماں کے پیٹ میں رہ کر اور حمل کی مدت اُس علاقہ کے دنوں کے مطابق پوری کر کے پیدا ہو۔ بلکہ وہاں بھی اوقات کا یہی حساب ہے۔ جو ہمارے ملک میں ہے۔ خواہ سورج دو ماہ تک برابر نکلا رہے یا چھپا رہے۔ مگر کام کاج کے لئے اور قدرتی ضروریات کے لئے وہ ساٹھ دن کے برابر شمار ہوگا نہ کہ ایک دن۔ ہر شخص کے پاس وہاں گھڑیاں ہیں۔ کیونکہ انہی گھڑیوں کے اوقات پر ان لوگوں کے سب کاموں اور زندگی کا مدار ہے۔ ہر کارخانے میں گھنٹے کلاک اور ہر فیکٹری میں گھگّو اور سیٹیاں بجتی ہیں۔ پس یہ سب چیزیں جو اور دیگر حوائج زندگی کے لئے کام آتی ہیں۔ نماز اور روزے کا وقت بتانے کے لئے بھی کام آسکتی ہیں۔ اگر کوئی مسلمان ایسی جگہ چلا جائے تو وہ وہاں مثلاً لنڈن کے اوقات کے مطابق اپنی گھڑی سے ۸ بجے صبح کی نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور ۲ بجے ظہر کی۔ اور ۴ بجے عصر کی اور ۹ بجے مغرب کی اور ۱۱ بجے عشاء کی۔ وغیرہ وغیرہ۔ حالانکہ ان سب اوقات میں سورج برابر موجود ہوگا۔ یا بالکل غائب ہوگا۔ پس وہاں اندازہ اور حساب جس طرح ہر دوسری چیز پر چلتا ہے۔ نماز اور روزہ پر بھی چلے گا۔ اور گھڑیوں کے اوقات پر چلے گا نہ کہ سورج پر۔ (باقی)

تحریک جدید کے امانت فنڈ سے

احرار کو خطرناک شکست ہوئی

"امانت فنڈ تحریک جدید" کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ تحریک جدید کی امانت میں امانت رکھنے والے جب چاہیں۔ اپنا روپیہ پورا کا پورا واپس لے سکتے ہیں۔ دوستوں کو یاد رہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید کے ذریعہ احرار کو سخت خطرناک شکست ہوئی ہے۔ اتنی بڑی شکست کہ میں سمجھتا ہوں ان کی شکست میں کم سے کم ۲۵ فی صدی امانت فنڈ کا حصہ ہے باوجود اس قدر فائدہ ہونے کے دوستوں کا تمام روپیہ محفوظ ہے۔"

پس امانت فنڈ تحریک جدید کی اس قدر بڑی اہمیت کے پیش نظر ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ "امانت فنڈ تحریک جدید" یا "امانت تحریک جائداد" میں اپنا روپیہ ماہوار ضرور جمع کرے۔ اور پھر جب چاہے واپس بھی لے سکتا ہے — کیا آپ ماہوار روپیہ جمع کراتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو آج ہی سے شروع کریں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۵۶ منکہ شیخ رحمت اللہ ولد غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ کلاتھ مرچنٹ عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں کوچہ خراسیاں ڈاک خانہ خاص ضلع خاص صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد:۔ شیخ رحمت اللہ احمدی ساکن امرتسر محلہ قلعہ بھنگیاں کوچہ خراسیاں متصل مسجد محمد علی اہلحدیث حال وارد قادیان۔ گواہ شد:۔ چوہدری علی محمد صحابی موصی نمبر ۱۳۰۵ حال وارد قادیان انسپکٹر وصایا۔ موضع گکھانوالی۔ گواہ شد:۔ محمد حسین شاہ سیکرٹری امانت جائداد تحریک جدید قادیان۔

۶۹۶۰ منکہ ناصرہ بیگم زوجہ حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت منقولہ غیر منقولہ مندرجہ ذیل جائیداد ہے:۔

(۱) ایک کنال زمین واقعہ محلہ دارالعلوم متصل اکبر منزل قیمتی ۷۵۰/- روپے

(۲) ایک ہزار روپیہ نقد جو حضرت مر[...] بشیر احمد صاحب کو برائے تجارت دیا ہؤا [...]

(۳) زیورات یہ ہیں (۱) دو عدد نیکلس طلائی قیمتی اندازاً ۲۱۰/- روپے (۲) بندے طلائی چار جوڑی وزن اندازاً اڑھائی تولہ مالیتی اندازاً ۱۹۰/- روپے (۳) سنگار پٹی طلائی وزنی اندازاً دو تولہ مالیتی اندازاً ۱۲۰/- روپے۔ کڑے [...] وزن چار ماشہ مالیتی ۴۰/- روپے۔ انگوٹھیاں طلائی چھ عدد وزن اندازاً دو تولہ قیمت [...]/- روپے۔ چھیاں نقرئی وزن پندرہ تولہ قیمت [...] ۴۰/- روپے۔ کل زیورات مالیتی ۱۰۰۰/- ر[...]

(۴) مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جو میرے خاو[ند] حافظ بشیر احمد صاحب کے ذمہ واجب الادا [...]

(۵) مجھے اپنے خاوند حافظ بشیر احمد صاحب [کی] طرف سے مبلغ ۱۵ روپے جیب خرچ ماہوار [ملتا] ہے۔ اس کا حصہ آمد بحساب ۱/۱۰ ماہوار اد[ا کرتی] رہونگی۔ (۶) مندرجہ بالا جائیداد منقول[ہ ...]

حضرت مولانا شیر علی صاحب

اس سال کی نئی زیر طباعت کتاب "قیام شریعت" (جس کا مفصل ذکر الفضل مورخہ ۱۱/۱۱/۴۳ کے پرچہ میں آچکا ہے) متعلق فرماتے ہیں:۔

"مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے جس کتاب 'قیام شریعت' کی طباعت کا ارادہ ظاہر کیا ہے اُس کے حصہ اول کے بعض مقامات پڑھے گئے۔ اُن سے پایا جاتا ہے۔ کہ یہ کتاب مردوں۔ عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں طور پر اخلاقی و تربیتی رنگ میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کتاب واقع میں مفید اور اچھی ہے:۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ ۲۲/۹/۴۳"

چونکہ آج کل کاغذ کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے کسی کتاب کا چھپوانا سخت دشوار ہے۔ لہٰذا اگر احباب کی پیشگی قیمت مبلغ دو روپیہ جلد از جلد بھیج کر تعاون فرمائیں۔ تو آسانی سے کتاب طبع ہو[کر] علاوہ زیادہ تعداد میں چھپ سکتی ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ دوست اس سے فائدہ [اٹھا] سکتے ہیں۔ جن دوستوں کی رقم ۱۵ر دسمبر تک پہنچ جائے گی۔ اُن کے نام بھی کتاب میں دعا و یادگار شائع کئے جائیں گے۔ روپیہ چندہ کے ساتھ خاکسار کے نام پر بھیج [کر] اطلاع کر دیں۔ یا براہ راست مجھے بھیج دیں۔ والسلام

طالب دعا عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل دفتر البشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قا[دیان]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو رقم اپنی زندگی میں ادا کرونگی۔ اس کو وضع کرکے جو رقم میرے ذمہ واجب الادا ہو۔ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد سے وصول کر لی جائے۔ (ہ) جائیداد متذکرہ کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مگر جو حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کرکے رسید حاصل کرلوں گی۔ وہ حصہ منہا کیا جائے۔

نوٹ:۔ زیور کی قیمتیں موجودہ وقت کی ہیں

الامتہ۔ ناصرہ بیگم اہلیہ حافظ بشیر احمد صاحب مولوی فاضل محلہ دارالرحمت قادیان ۸/۴۳ ۲۵

گواہ شد۔ حافظ بشیر احمد خاوند موصیہ ۸/۴۳ ۲۵

گواہ شد:۔ مرزا منصور احمد ۸/۴۳ ۲۵ ٭

۶۹۶۱ منکہ رحمت بی بی زوجہ محمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ر اگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر چار سو روپیہ بذمہ خاوند ہے جو کہ آج اس نے اجازت دی ہے کہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۹ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نشان انگوٹھا موصیہ۔ رحمت بی بی زوجہ محمد دین صاحب

گواہ شد۔ محمد دین بقلم خود شہر سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب ۸/۴۳ ۲۹

گواہ شد۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موصی لکھانوالی بھٹی راجپوت ڈاکخانہ پھلورہ

۶۹۶۲ منکہ عائشہ بی بی زوجہ چوہدری علی احمد قوم زمیندار بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور بھلیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۔ ر اگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ بذمہ خاوند تھا۔ جو کہ آج اسنے بصورت زیور یعنی ایک کنٹھا طلائی وزنی ۷ تولہ ۳ ماشہ اور ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ ادا کر دیا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی۔

گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موصی لکھانوالی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خاوند موصیہ علی احمد ولد سردار خان بھٹی ۸/۴۳ ۲۷ ٭

۶۹۶۴ منکہ نظام الدین صحابی ولد میاں اللہ دتا قوم نون راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن دھیو کی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ر ستمبر ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔

اسوقت میری ماہوار آمد مستقل ۱۲/۱۵/۔ پنشن الاؤنس ۔/۲۱ روپے ماہوار ہے (۔/۱۵/۲۴ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میری ماہوار آمد میں کوئی کمی بیشی ہوئی۔ تو میں اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ فقط والسلام

العبد:۔ منشی نظام الدین موصی صحابی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ علی محمد صحابی انسپکٹر وصایا بقلم خود

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بھتیجا حقیقی منشی نظام الدین

مجربات
مریضوں کو خوشخبری

۱۔ مجربات ذیابیطس:۔ کثرت پیشاب۔ شوگر۔ البیومن کا اخراج وغیرہ عوارضات کیلئے تیر بہدف۔ خوراک چالیس دن ۔/۸/5

۲۔ رسٹون:۔ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو نہایت آسانی سے بغیر تکلیف کے خارج کر دیتی ہے۔ قیمت ۔/۴/3

۳۔ ربیوٹی:۔ چہرے کے بدنما داغوں۔ کیلوں کو دور کرکے خوبصورتی کو بڑھاتی ہے۔ قیمت ۔/۸/1

بفضلہ تعالیٰ یہ تمام آزمودہ مجرب ادویات ہیں

ملنے کا پتہ:۔ دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمّٰے تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ درد سر۔ ہیضہ۔ بچھو۔ اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ۱۲ر دیہاتی شیشی ۶ر چھوٹی شیشی ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

YOUR COMPLETE REQUIREMENTS

in

Account Books & Printed Stationery

VISIT

LION PRESS

—STATIONERY DEPOT—

Estd. 1919 HOSPITAL ROAD - LAHORE 3087

FULL LIST SENT FREE ON DEMAND

ضرورت

سندھ کی اراضیات میں حساب و کتاب رکھنے کے لئے ایک اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ لیاقت میٹرک تک ہونی ضروری ہے۔ صحت مند۔ دیانتدار ریٹائرڈ دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ ۳۵ روپے ماہوار اور ۱۵ روپیہ ماہوار۔ قحط الاؤنس دیا جائے گا۔ ترقی ۵۰ روپیہ ماہوار تک دی جائے گی۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹ ملازمت و امراء جماعت ضروری طور پر ہونے چاہئیں ٭

خط و کتابت بذریعہ م۔ ع معرفت مینیجر اخبار الفضل قادیان کریں۔

عرق نور (رجسٹرڈ)

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی اور یرقان کو دور کرنیکے علاوہ معدہ اور جگر میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں کو اور جوڑوں کی درد کو دور کرکے مضبوط بناتا ہے۔ ضعف جنسی۔ کمزوری اعصاب کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کرکے خون صالح پیدا کرتا ہے۔ دائمی قبض کو رفع کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ نیز معدہ اور پھیپھڑوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پرانی کھانسی درد کمر۔ خارش۔ دم پھولنا۔ گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو رفع کرتا ہے۔ عرق نور سارنگ سرخ۔ خون میں صفائی اور جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کرکے آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے اور طاقت کو قائم رکھنے کے لئے اکسیر ہے۔ عرق نور عورتوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی بینظیر دوا ہے۔ اسکے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱۶ خوراک ۱۲ر محصول ڈاک علاوہ۔

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ بحر الکاہل جنوبی میں سالومن کے جزیرہ میں جہاں پہلے امریکن دستے اترے تھے۔ اب کچھ اور دستے پہنچ گئے ہیں۔ اگسٹا کی خلیج کے پاس جو جاپانی دستے اترنے میں کامیاب ہوئے۔ ان کو مغربی بازو پر شکست دی گئی۔ بہت سے جاپانی مارے گئے۔ اور ڈیڑھ سو گرفتار کر لئے گئے۔ ہمارا نقصان کم ہوا۔

ماسکو ۱۱ نومبر۔ کل روسی فوجیں کیف کے مغرب میں اور بڑھ گئی ہیں۔ شمال مغرب میں روسی دستے بڑھ رہے ہیں۔ اور جرمنوں کو دلدلوں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جنوب میں بھی ایک چوڑے مورچے پر دشمن کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ مسٹر چرچل نے لارڈ مئیر آف لنڈن کے لنچ کے موقعہ پر جو تقریر کی (جس کا مختصر ذکر گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے) اس میں کہا۔ میرے خیال میں اتحادی احمق ہوں گے۔ اگر وہ یہ سمجھیں۔ کہ جرمنی کو بہت جلد ختم کر دیا جائے گا۔ اتحادیوں کو اپنے جنگی پروگرام کی بناء جرمنی کی جلد تباہی کو بنانا چاہیئے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا۔ تو وہ قابل الزام ہوں گے۔ میرا خیال ہے۔ ۱۹۴۳ء میں جنگ بہت خطرناک صورت اختیار کر جائے گی۔ اور مغرب میں رہنے والے اتحادیوں کو بے حد جانیں قربان کرنی پڑیں گی۔ اس جنگ میں اتنے آدمی کام آئیں گے۔ جتنے پہلے کبھی نہیں آئے۔ یہ وقت خوشی کا نہیں۔ کیونکہ بڑی ہولناک جنگوں کے خطرات ہمارے سامنے ہیں۔ ابھی تک ہم اس خطرے سے آزاد نہیں ہوئے۔ کہ ہمارے ملک پر دشمن چڑھ آئے ہم بڑی جرأت اور بہادری سے اس لمحے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب دشمن ہمارے ملک کا رُخ کرے۔ یہ معقول خیال ہے کہ ۱۹۴۴ء میں جنگ اپنے انتہائی عروج تک پہنچ جائے گی۔ اگر خدا نے اپنے دستِ غیب سے ہمارے لئے کوئی بڑی خوشی کا موقعہ مہیا نہ کر دیا۔ اور اس کا ہم پر خاص لطف و کرم نہ ہوا۔ تو مجھے ڈر ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء میں برطانیہ اور امریکہ کو بہت بڑی جانی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اتنی قربانیاں واٹرلو اور گیٹز برگ میں بھی نہ دینی پڑی تھیں۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ کل جاپانی بمباروں نے شکاری طیاروں کی معیت میں آسام کے دارالسلطنت امپھل کے فضائی اڈوں پر بم برسائے۔ جس سے چند شہری ہلاک اور مجروح ہوئے۔ ایک طیارہ گرا لیا گیا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچایا۔

ڈھاکہ ۱۰ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس مہینہ کے پہلے ہفتہ میں ۸۲ مسلمانوں اور ۲۹ ہندو فاقہ کشوں کی نعشیں ٹھکانے لگائی گئیں۔ اکثر نعشوں کو گلی کوچوں سے اٹھایا گیا۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ جنرل جیراڈ نے آزادیٔ فرانس کی کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ نومبر۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر نوآبادیات نے بتایا کہ ۱۹۲۹ء میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کی رُو سے ستر ہزار یہودیوں کو فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔ اس وقت تک ۴۳ ہزار پہنچ چکے ہیں۔ باقیوں کے لئے دروازہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ ان کے لئے عام اجازت ہے۔ اور باوجود جہازوں کی مشکلات کے یہودیوں کو فلسطین پہنچانے میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔

نئی دہلی ۱۰ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی میں ایک ہندو ممبر نے ایک ہی خاندان کے ہندوؤں میں شادی کو جائز قرار دینے کا جو بل پیش کیا تھا اُسے لا ممبر کے یہ کہنے پر کہ جو لوگ ایک ہی خاندان میں شادی کرنا چاہتے ہیں اُن کے لئے سپیشل میرج ایکٹ موجود ہے۔ واپس لے لیا۔

دہلی ۱۰ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی میں مسٹر سبھاش کے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا گیا۔ سبھاش نے جاپانیوں کی مدد کے لئے فوجی لائنوں پر ایک ہندوستانی فوج تیار کرنے میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ جنگی قیدی جو جاپان کی قید سے بچ کر آتے ہیں۔ اُن کے بیانات اس بارے میں شک و شبہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں رکھتے۔ کہ سبھاش نے ہندوستانی جنگی قیدیوں کو بین الاقوامی فیصلہ کے خلاف کام کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی۔

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ حکومت ہند نے ادویات پر کنٹرول کا آرڈر جاری کر دیا ہے۔ جو آج سے نافذ ہو گیا ہے۔ فی الحال یہ آرڈر صرف غیر ملکی ادویات پر عائد ہو گا۔ اور وہ بھی صرف ان ادویات پر جو روزانہ استعمال کی جاتی ہیں۔ یا جن کے استعمال کی ڈاکٹر عموماً ہدایت کرتے ہیں۔ ۱۵ جنوری کے بعد ہر دوا فروش کو لائسنس حاصل کرنا ہو گا۔

سٹاک ہالم ۱۰ نومبر۔ جرمن گزٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ ویانا برلن اور مغربی جرمنی کے کئی اور شہروں کو ممنوع علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ انہیں اجازت نامہ کے بغیر جانے کی اجازت نہیں

لاہور ۱۰ نومبر ہائی کورٹ میں خواجہ نذیر احمد جج ... نے درخواست دے رکھی تھی۔ کہ ان کا مقدمہ سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت سے ہائی کورٹ میں تبدیل کر دیا جائے۔ اسے ایڈووکیٹ جنرل کی بحث سننے کے بغیر ہی فاضل ججان نے مسترد کر دیا۔

میڈرڈ ۱۰ نومبر اطلاع ملی ہے۔ کہ جنوب مغربی فرانس کے جرمن کمانڈر نے بحر اوقیانوس کے ساتھ سپین کی سرحد سے بورڈو تک دس دس پندرہ پندرہ میل تک کی آبادی کو نکل جانے کا حکم دیا ہے یہ قدم برطانوی حملہ کے خطرے کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔

سٹاک ہالم ۱۰ نومبر۔ روسی فوجوں کی پیشقدمی کے پیش نظر بخارسٹ میں تمام سرکاری افسر شہر کو خالی کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ کی گورنمنٹ سربیا کو روس کے حوالہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ رومانیہ میں جرمن سپاہیوں پر حملے بڑھ رہے ہیں۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ آج سوا آٹھ بجے شام لاہور ریڈیو پر آنریبل مسٹر جسٹس تیجا سنگھ صاحب نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ کی سیرت پر پنجابی میں تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ انہوں نے توحید کی تعلیم پیش کی تھی۔

لاہور ۱۱ نومبر۔ آج وزیر اعظم پنجاب مسلم لیگ کے جلسہ میں شریک ہونے کیلئے دہلی گئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ نومبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ کل رات انگریزی ہوائی جہازوں نے سینی پہاڑ کی سرنگ مدان کے پاس بہت بڑا حملہ کیا۔ فرانس سے اٹلی کو جو ریلوے لائن جاتی ہے۔ وہ اس سرنگ میں سے گذرتی ہے۔ یہ سرنگ دشمن کے کمک اور رسد کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اسے پہلے بھی ایک دفعہ حملہ کر کے نکما کر دیا گیا تھا۔ اور جرمن انجینئر اس کی مرمت کر رہے تھے۔ کچھ اور انگریزی جہازوں نے جرمنی کے دوسرے ٹھکانوں کی بھی خبر لی۔ شمالی فرانس کے ہوائی میدانوں میں جہازوں کو نشانہ بنایا گیا۔ کل ۵۰۰ اتحادی ہوائی جہازوں نے فرانس اور بلجیم پر حملے کئے۔

واشنگٹن ۱۱ نومبر۔ اتحادیوں نے شمالی سالومن میں بوگاویل کے مورچے پر جاپانیوں کے خلاف ایک اور سخت حملہ کر کے کئی سو جاپانیوں کو ہلاک کر دیا۔ کل کے ہوائی حملے میں دشمن کے ۶۷ ہوائی جہاز تباہ کئے۔ کل نیو برٹن کے پاس

رُوح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری یاقوتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرے کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بینظیر ہے کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔

قیمت آٹھ روپے فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر قادیان

عزیز کار بالک منجن

دانتوں کی جملہ امراض کا علاج

قیمت فی ... ایک روپیہ

ملنے کا پتہ۔ عزیز کار بالک منجن ... ریلوے روڈ قادیان

کوئن ٹکیاں ٹیبلٹس برائے ملیریا

۱۰۰ ٹکیہ دو روپے

دی کوئن سٹورز قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah